65956-کیا آخری عشرہ میں اکیلا ہی اعتکاف بیٹھ جائے یا کہ گھر جا کر بیوی بچوں کے ساتھ مل کر عبادت کرے ؟

سوال

میں روزانہ ڈیوٹی پر جانے کے لیے تقریبا (122) کلومیٹر سفر کرتا ہوں، لیکن رمضان کے دوران جہاں ملازمت کرتا ہوں اسی شہر میں پانچ یوم یعنی سوموار سے سے جمعہ تک رہتا ہوں، اور گھر والوں کو سارا ہفتہ نہیں ملتا، تو کیا میرے لیے سفر کے دوران روزہ رکھنا جائز ہے، کیونکہ سفر ان ایام میں سفر مشقت والا نہیں رہا، اور کیا میرا روزہ صحیح ہوگا ؟
اور ماہ کے آخر میں دس چھٹیاں لے کر اسی شہر میں اعتکاف کرنا بہتر ہے، یا کہ اپنے گھر جا کر خاندان کے ساتھ مل کر عبادت کرنا کیونکہ میں ان کے ساتھ زیادہ وقت بسر نہیں کر سکا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسافر شخص کے لیے رمضان میں روزہ چھوڑنا جائز ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{تو تم میں سے جو بھی اس ماہ (رمضان) کو پالے وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے، اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا}.البقرۃ (185).

اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ سفر مشقت والا ہو یا آسان و سہل.

لیکن یہ ہے کہ آیا مسافر کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے یا کہ روزہ نہ رکھنا ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ :

اگر اسے مشقت نہ ہو تو مسافر کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے، اور اگر مشقت ہوتی ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے.

اس کی تفصیل آپ کو سوال نمبر (65629) اور (20156) کے جوابات میں مل سکتی ہے، آپ اسکا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

ہمارے بھائی آپ کے لیے افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کے ہاں واپس جائیں اور گھریلو معاملات میں بیوی کی معاونت کریں؛ اور تا کہ آپ آخری عشرہ کو غنیمت جان کر اپنے گھر والوں کو اطاعت و فرمانبرداری میں معاون ثابت ہوں.

اور آپ کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہنا اور انہیں عبادت و اطاعت پر ابھارنا اکیلے اعتکاف کرنے سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کے بعد وہ اس سے محروم رہینگے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا آخری عشرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں :

"اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے "

یعنی انہیں عبادت ودعاء اور نماز کے لیے بیدار کرتے تھے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کو چھوڑ کر خود اعتکاف نہیں بیٹھ جاتے تھے، کہ گھر والوں کا خیال ہی نہ ہو، صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی حالت میں زیارت کی.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف بھی کیا، اور پھر اعتکاف تو خاص عبادت ہے جو متعدی نہیں، اور آپ کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہنا، اور انہیں عبادت اور حسن معاشرت پر ابھارنا ایسے اعمال ہیں جو متعدی ہیں، جن کا آپ کے علاوہ دوسروں کو بھی فائدہ ہے، اور انکے اطاعت و فرمانبرداری کے اعمال کے اجر وثواب سے آپ محروم نہیں ہونگے، اور نہ ہی آپ خود عبادت سے محروم رہینگے.

اور پھر آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں لے کر کسی مسجد میں قیام اللیل کریں، اور رات کے آخری حصہ میں انہیں نماز کی ادائیگی، اور قرآت قرآن اور دعاء کے لیے بھی بیدار کرنا ممکن ہے، اور یہ بہتر ہے جو آپ کو بھی اور آپ کے گھر والوں کو بھی فائدہ دے گا.

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں، اور وہاں جا کر اطاعت و فرمانبرداری کے کام کریں اور اپنے محلے کی کسی مسجد میں اعتکاف کر لیں، تو اس طرح آپ اطاعت کے دو کام جمع کر سکتے ہیں، اور ان شاء اللہ اجر عظیم حاصل کرینگے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی محبت و رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اور آپ کے گھر والوں کے اعمال قبول فرمائے.

واللہ اعلم.